بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً۔أَمَّا بَعْدُ:

05:دین کے چھ بنیادی اصول -چوتھا اصول

[چوتھا اصول: حقیقی علماء وفقہاء کرام کا بیان]

”الأصل الرابع“(چوتھا اصل امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)”بيان العلم والعلماء“(علم اور علماء کا بیان)”والفقه والفقهاء“(اور فقہ (سمجھ)اور فقہاء کا بیان)”وبيان من تشبه بهم“(اور اس چیز کا بیان جو ان سے مشابہت کرتا ہے ان جیسا نظر آتا ہے)”وليس منهم“(اور ان ہی میں سے نہ ہو)”وقد بين الله هذا الأصل في أول سورة البقرة“(اللہ تعالیٰ نے اس اصل کو بیان فرمایا ہے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات میں)”من قوله“(اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے)

:﴿يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ﴾(البقرة: 40)”إلى قوله قبل ذكر إبراهيم عليه السلام“(اس آیت کریمہ تک سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے ذکر سے پہلے)﴿يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ عَلَيْكُمْ﴾سورۃ البقرۃ آیت نمبر 47 تک۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ويزيده وضوحاً“(اور اس کی مزید وضاحت ان آیات کریمہ کے بعد یا ساتھ)”ما صرَّحت به السنة“(صراحتاً وضاحت کے ساتھ سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیان ہوئی ہیں)”في هذا من الكلام الكثير“(بہت سارے کلام ہیں اس پر بہت ساری باتیں ہیں بہت ساری احادیث ہیں)”البيّن الواضح“(یہ بالکل واضح ہے بیّن ہیں)”للعامي البليد“(جو عام بلید جو سمجھتے بھی نہیں ہیں عوام میں سے وہ بھی سمجھ جاتے ہیں)”ثم صار هذا أغرب الأشياء“(پھر یہ اصل جو ہے یہ بڑی عجیب وغریب بات بن چکی ہے)

”وصار العلم والفقه“(اور علم اور فقہ جو ہے وہ)”وصار العلم والفقه هو البدع والضلالات“(جو علم اور فقہ ہے وہی بدعت اور گمراہی ہوگیا)”وخيار ما عندهم“(اور ان کے پاس جو زیادہ بہترین چیز ہے وہ یہ ہے)”لبس الحق بالباطل“(کہ حق کو باطل کے ساتھ ملایا جائے)

”وصار العلم الذي فرضه الله على الخلق“(اور جو علم اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اپنے بندوں پر)”ومدحه“(اور اس کی مدح بھی کی ہے اس کو سراہا بھی ہے)”لا يتفوه به إلا زنديق أو مجنون“(تو اس علم کے بعد یا تو زندیق کرے گا جو بے دین ہے جو منافق ہے)

”أو مجنون“(یا پاگل ہے)۔حق بات تو پاگل ہی کرتے ہیں سچ بات تو پاگل ہی کرتے ہیں۔”وصار من أنكره“(اور جو ان لوگوں کی نکیر کرے،ان کارد کرے یا ان کو نصیحت کرے)”وعاداه“(یا ان سے مُعاداۃ کرے)”وجدَّ في التحذير عنه“(اور جدوجہد کرے ان سے آگاہ کرنے کی روکنے کی منع کرنے کی)”والنهي عنه“(ان سے منع کرنے کی)”هو الفقيه العالم“(وہی عالم اور فقیہ ہوتا ہے)۔جو حق سے روکتا

ہے حق سے انکار کرتا ہے، حق سے بغاوت کرتا ہے حق سے دشمنی اختیار کرتا ہے اور لوگوں کو اس سے روکتا ہے آگاہ کرتا ہے منع کرتا ہے اس میں جدوجہد کرتا ہے وہی عالم وفقیہ بن جاتا ہے۔

یہ جو اصل ہے چوتھا اصل بڑا پیارا اصل ہے جیسے کہ باقی اصل بھی بڑے پیارے ہیں اس اصل میں علم اور علماء کی بات کی گئی ہے کیونکہ پچھلے اصل میں جب علم نہیں ہے تو عمل نہیں ہو سکتا تو اس اصل میں پھر یہ علم ہوتا کیا ہے علماء کون ہوتے ہیں۔

علم اور علماء کی بات میں تفصیل سے کر چکا ہوں ابھی وقت نہیں ہے کہ میں بیان کروں دوبارہ سے ایک پورا لیکچر ہے اس پر ''دینی اور دنیاوی تعلیم کی ضرورت'' یہ لیکچر موجود ہے آپ اسے سماعت فرمائیں میری گزارش ہے اس میں ان شاءاللہ آپ کو بڑی علمی باتیں ملیں گی کہ علم ہوتا کیا ہے، علم کی کتنی قسمیں ہیں، اور علم کی اہمیت کیا ہے فضیلت کیا ہے، علم کے درجات کیا ہیں، اور دینی علم تو ضروری ہے دنیاوی علم بھی ضروری ہے یا نہیں ہے، وہ کیسے ممکن ہے، تو وہ آپ وہاں سے دیکھ لیں۔

امام صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں ''العلم والعلماء'' علم کا بیان اور علماء کا بیان، اور فقہ اور فقہاء اور فقیہ، فقہ جو ہے وہ بھی علم ہے لیکن علم کا ایک خاص حصہ ہے جب فقیہ کہا جائے تو عالم ہی ہوتا ہے اور جب عالم اور فقیہ کہا جائے تو پھر فقیہ جو فروعی علوم میں علم رکھے فقہ کا عالم اسے فقیہ کہتے ہیں اور عالم علم الاصول، علم الفقہ ان سب کا عالم ہوتا ہے۔اس کو بیان کیا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو علماء معروف ہیں اور علمائے امت بھی معروف ہیں اور مختلف قسم کے لوگ آئے ہیں عجیب سی بات ہے امت میں آج ہم سنتے ہیں عالم ہیں، متعلم ہیں، متعالم، ہیں یا مفکر اسلامی ہیں یا متثقف اسلامی ہیں یا اسلامی تجزیہ نگار ہیں، مختلف نام ہم سنتے ہیں!

حقیقتاً تین قسم کے لوگ ہیں امت میں بس چوتھا نہیں ہے، یا عالم ہے، یا طالب علم ہے یا عامی ہے، مفکر اسلام کی کوئی جگہ نہیں ہے۔عالم مجتہد کو کہتے ہیں جو مجتہد ہو، طالب علم وہ ہوتا ہے جو علم حاصل کرتا ہے علماء سے اور آہستہ آہستہ ترقی کرتا جاتا ہے جب تک کہ وہ عالم نہیں بن جاتا، اور تیسرے لوگ ہیں عامی جو طالب علم نہیں جو شریعت کا علم اصول کے ساتھ بنیاد سے حاصل نہیں کرتے جو وقتی طور پر کوئی کتاب پڑھ لیتے ہیں وہ طالب علم نہیں ہے۔طالب علم وہ ہوتا ہے جو علماء سے علم حاصل کرے علماء کے ساتھ بیٹھ کر، ان کے قدموں میں بیٹھ کر علم حاصل کرے وہ طالب علم ہوتا ہے۔اور عامی کیونکہ عامی ہے اسے پتہ نہیں ہے تو وہ سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ﴾(النحل:43) اگر تمہیں علم نہیں کسی چیز کا تو پھر اہل ذکر سے اہل علم سے سوال کرو اور اپنے مسائل کا حل ڈھونڈو اپنی ہوا نفس کا شکار نہ بنو، اپنی عقل کے تابع نہ بنو، اتباع کرنی ہے ''قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کی۔تو عالم مجتہد ہوتا ہے ایک درجہ ہوتا ہے اس کے علم کا اور طالب علم متبع ہوتا ہے عالم کا اور جو عامی ہے وہ سوال کرتا ہے علماء سے اور ان پر عمل کرتا ہے۔

''ومن تشبہ بھم'' اور جو تیسرے لوگ جو مفکر اسلامی ہیں، یا جو تجزیہ نگار ہیں یہ وہ ہیں جو عالم نہیں ہیں لیکن اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں (وہ سمجھتے ہیں حقیقتاً عالم نہیں ہیں) اور بعض لوگ ان سے بڑے متاثر ہیں، متثقف اسلامی ہیں مفکر اسلامی ہیں اور آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے کتنا بگاڑ پیدا کیا ہے امت میں۔جو علماء سے مشابہت کرتے ہیں ظاہراً حقیقتاً عالم نہیں ہوتے وہ دو قسم کے لوگ ہیں:

1۔عالم تو ہیں لیکن علمائے سوء ہیں جو گمراہی کا سبق دیتے ہیں جو صراط مستقیم سے دور کرتے ہیں۔

2۔دوسری قسم کے لوگ ہیں جو مفکرین اسلامی ہیں ان کو جنرل نالج تو ہے اسلام کا لیکن مکمل بنیادی طریقے سے علم کو شریعت کی بنیاد سے حاصل نہیں کیا کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجینئر ہے، کوئی ایم بی اے ہے کوئی پتہ نہیں کیا ڈگری ہے کسی کے پاس مختلف لوگ ہیں۔
دیکھیں شریعت کی بات کرنا دعوت و تبلیغ دینا سب کا حق ہے لیکن بنیادی علم ہونا چاہیے جس کے پاس عقیدے کا بنیادی علم نہیں ہے وہ کیا لوگوں کو دعوت دے گا مجھے بتائیں؟! بغیر علم کے دعوت نہیں دی جاتی یاد رکھیں دعوت کے اصول ہیں کیونکہ دعوت عبادت ہے جیسا کہ نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، زکوۃ عبادت ہے، حج عبادت ہے تو دعوت و تبلیغ بھی عبادت ہے:
﴿قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ﴾(یوسف:108)(ان کو کہہ دیں میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی میرا راستہ ہے واضح ہے بالکل)﴿اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ﴾(اللہ تعالی کی طرف بلاتا ہوں)۔کس چیز پر جہالت پر لاعلمی کی بنیاد پر؟! کس بنیاد پر بنیاد کیا ہے؟﴿أَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ﴾ بصیرت پر اور بصیرت اس علم کو کہتے ہیں جو بالکل روشن ہو۔ہم کب دیکھتے ہیں جب روشنی ہوتی ہے بصیرت، بصر۔ہم کب دیکھتے ہیں؟ لائٹ بند کر دیں اندھے ہو جائیں گے کچھ نظر نہیں آئے گا۔تو انسان کی آنکھ تب دیکھتی ہے جب روشنی ہوتی ہے تو انسان کی آنکھ روشنی کی محتاج ہے اور دعوت اور تبلیغ بصیرت کی محتاج ہے اس کے بغیر دعوت و تبلیغ نہیں ہو سکتی جو لوگ دعوت و تبلیغ بغیر بصیرت کے بغیر علم کے کرتے ہیں وہ ویسے ہیں جیسے کہ اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں کچھ نظر نہیں آرہا ہوتا۔جو اندھیرے میں بھٹکتا ہو وہ اپنی خیر کے لیے کچھ کر نہیں سکتا دوسروں کو کیا خیر دے گا وہ اپنے آپ کو سنبھال سکتا ہے؟! ابھی لائٹ بند کر دیں اور یہاں سے اٹھ کر دروازے تک جا کر دکھائیں دس ٹھوکریں لگیں گی تو جو اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا دوسروں کو کیا سنبھالے گا وہ!﴿اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰي بَصِيْرَةٍ﴾ تو بصیرت ضروری ہے۔دیکھیں علم نہیں فرمایا''علی علم''﴿عَلٰي بَصِيْرَةٍ﴾یعنی علم یقینی روشن علم، بصیرت کے ساتھ جو بنیادی علم ہوتا ہے اس کی بنیاد پر۔جو علمائے سوء ہیں اب مثال دیکھیں جہم بن صفوان عالم تھا اپنے زمانے کا بہترین زمانے میں تھا تابعین زندہ تھے تابعین کا زمانہ تھا ان سے علم حاصل کیا لیکن بھٹک گیا کسی عالم کی نصیحت نہیں سنی اور کہہ بیٹھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نام نہیں کوئی صفت نہیں ہے، انسان مجبور ہے اور عمل کا تعلق کوئی نہیں ہے ایمان سے، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان اور ایک زانی، فاسق فاجر کا ایمان دونوں کا برابر ہے۔یہ فتنے کہاں سے آئے؟ اُسی شخص سے آئے یہ جبر کا عقیدہ، ارجاء کا عقیدہ، انکار صفات اسماء والصفات کا عقیدہ یہ وہ شخص لے کر آیا ہے عالم تو تھا لیکن عالم سوء تھا علمائے سوء ہے اسے عالم نہیں کہتے اگر علم تھا تو یہ پھر گمراہی کا علم تھا۔
اسی طریقے سے دیکھیں ڈاکٹر طاہر القادری دیکھیں مشہور دعوت ہے اس کی کیا ہے؟ لوگوں کے ہاں عالم ہے دعوت کیا ہے عالم کی؟ ہاں میں جانتا ہوں لقب دیا گیا ہے شیخ الاسلام کا اور اس کے بارے بعد میں میں تبصرہ کروں گا لیکن یہ دیکھیں کہ دعوت کیا ہے! وہ شخص کتاب التوحید میں کہتا ہے کہ﴿مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾(البقرۃ:23) میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اولیاء اور فرشتے شامل نہیں ہیں جو اللہ تعالی کی طرف بلاتے ہیں وہ﴿مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ میں شامل نہیں وہ اللہ میں شامل ہیں۔﴿دُوْنِ اللّٰهِ﴾ میں کیسے ہیں وہ؟ اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہیں ہیں عجب سی بات ہے! یہ کتاب التوحید ہے تو پھر کتاب الشرک کیا ہو گی؟! شرک کا معنی کیا ہو گا؟!

﴿مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾ قرآن مجید میں بار بار یہ لفظ آیا ہے تشریح فرماتے ہیں بڑی تمہید کے ساتھ آگے پیچھے کچھ دو چار باب لکھ کر پھر فرماتے ہیں کہ ﴿مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾ کی تحقیق یہ ہے سن لو سب کہ ﴿مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾ میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اولیاء شامل نہیں ہیں ہاں اس کے علاوہ سب ﴿مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾ ہیں! یہ عالم ہیں شیخ الاسلام کا لقب دیا گیا ہے! إنا لله و إنا إليه راجعون۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عالم جیسے تو ہیں مگر عالم نہیں ہیں اگر ہیں تو علمائے سوء ہیں گمراہی کے علماء ہیں، شیخ البدعة و الضلالة یہ حق ہے۔

اب اس اصل کو دیکھیں قرآن مجید میں دیکھیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا علم دیکھیں کہ یہاں پر علم کی آیات نہیں لے کر آئے ذرا باریک بینی دیکھیں سمجھ کی کہ بنی اسرائیل کے تعلق سے بات کا آغاز کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يَا بَنِي إِسۡرَائِيلَ اذۡكُرُوا نِعۡمَتِيَ الَّتِي أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ﴾ (البقرة:40) (اے بنی اسرائیل)۔ اچھا بنی اسرائیل کا لفظ کیوں ہے یہ کیوں نہیں کہا اے یہودیو؟ ﴿يَا بَنِي إِسۡرَائِيلَ﴾ اسرائیل کون ہیں؟ لقب ہے سیدنا یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کا، ارے تم تو یعقوب کے بیٹے ہو اللہ کے نبی کے بیٹے ہو پیارے نبی کے بیٹے ہو (دیکھیں) اور جو قوم ہے تم جانتے ہو تم ہو کون؟ بنی اسرائیل کی اولاد میں سے ہو۔ انداز بیان دیکھا ہے قرآن مجید کا! ﴿يَا بَنِي إِسۡرَائِيلَ اذۡكُرُوا نِعۡمَتِيَ﴾ (ارے میری کوئی نعمت تو یاد کرو ناں) ﴿الَّتِي أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ﴾ (جو میں نے تم پر نازل فرمائی)۔

کیا نعمت تھی بنی اسرائیل کی؟ آپ جانتے ہیں کہ پوری تاریخ میں جتنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بنی اسرائیل میں آئے کسی قوم میں نہیں آئے اور انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام علم لے کر آتے ہیں تو سب سے زیادہ علم اگر کسی قوم میں تھا تو بنی اسرائیل میں تھا، تو علم کی نعمت اللہ تعالیٰ انہیں یاد دلا رہا ہے ﴿اذۡكُرُوا نِعۡمَتِيَ الَّتِي أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ﴾۔ اس نعمت کا کیا کیا یہودیوں نے کیا کیا؟ بنی اسرائیل یہود ہیں اور نصاریٰ ہیں جب علم سے نوازا بنی اسرائیل میں سے یہودیوں کو تو علم تو حاصل کر لیا اس پر عمل نہ کیا، نصاریٰ نے علم کو چھوڑ کر عمل کیا اور دونوں گمراہ ہوئے۔ ہم پڑھتے ہیں قرآن مجید میں سورۃ الفاتحہ میں: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ (الفاتحة:5-7)۔ ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ مغضوب علیہم کے راستے سے ہمیں دور فرما ہماری حفاظت فرما۔ کون ہے؟ الیہود۔ اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہے اور النصاریٰ الضالین کون ہیں؟ گمراہ ہیں نصاریٰ۔ دونوں گمراہ ہیں دونوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہے لیکن جو یہودیوں کا جرم ہے وہ نصاریٰ کے جرم سے زیادہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہیں کیا اور اتنی بڑی نعمت ہے علم آپ سوچ سکتے ہیں!

﴿يَا بَنِي إِسۡرَائِيلَ اذۡكُرُوا نِعۡمَتِيَ الَّتِي أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ﴾ ایک نعمت تو یاد کرو ناں علم کی نعمت یاد کر لو ﴿وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ﴾ علم میں وعدے تو تھے سارے ارے ایک وعدہ تو یاد رکھو توحید کا وعدہ وہ کیوں بھول گئے ہو ﴿اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ﴾ (فاتحہ :4) کا وعدہ یاد رکھو۔ آج ہمیں یہ وعدہ یاد ہے؟ ﴿كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران:110) ہم خیر امت ہیں۔ بھئی ہمیں یہ شرف کافی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہیں بس یہ شرف اور فخر کافی ہے ہمارے لیے خیر امت میں سے ہیں۔ دیکھیں کیا

ہم واقعی خیر امت میں سے ہیں؟! ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾(الفاتحہ :4) کا وعدہ ہم نے پورا کیا ہے ایک وعدہ؟ پورے قرآن مجید کی تعلیمات کی بنیاد یہ ایک آیت ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ آج کے مسلمانوں نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نے اس وعدے کو سمجھا ہے؟!

بنی اسرائیل کے اس لیے قصے قرآن مجید میں زیادہ ہیں کیونکہ وہ سب سے قریب ترین قوم ہیں امت محمد کے نزدیک یہی لوگ ہیں تو جو غلطیاں وہ کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بھی وہ غلطیاں نہ کرے وہ ان غلطیوں سے بچ جائیں اس را ستے سے بچ جائیں۔ کیا ہم نے اس راستے کو سمجھا ہے جو بنی اسرائیل کا راستہ تھا؟ کیا ہم نے اس راستے کو چھوڑا ہے یا اسی راستے کو اپنایا ہے ان سے بھی بڑھ کر؟ عجب بات ہے واللہ! إنا لله و إنا إليه راجعون-

بڑی مصیبت ہے امت میں آج! شرک اکبر کی انتہا گلی گلی بستی بستی گاؤں گاؤں، شہر شہر، قبر پرستی عروج پر ہے بدعات اور خرافات سے کوئی گھر خالی مشکل سے نظر آتا ہے إلَّا من رحم الله سبحانه و تعالیٰ، کہیں نہ کہیں پر کوئی نہ کوئی بدعت یا خرافات موجود ہے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ﴾(البقرۃ:47) (اسی نعمت سے میں نے تمھیں فضیلت دی ہے دوسرے لوگوں پر (علم کی نعمت سے)۔

جتنا علم بنی اسرائیل کے پاس تھا اتنے انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے باوجود بھی جتنے آئے تھے اس سے زیادہ علم ہمارے پاس ہے قرآن مجید مہیمن ہے تورات پر زبور پر انجیل پر، تو جو علم ان کے پاس تھا وہ ہمارے قرآن کے علم کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ مہیمن ہے قرآن ناسخ ہے وہ منسوخ ہو چکے ہیں، ہم عمل قرآن پر کریں گے ایمان ان پر بھی ہے وہ اللہ کی کلام ہیں اللہ کی کتابیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اس آیت کریمہ میں ان آیات میں یہ یاد دہانی دلا رہے ہیں کہ تمھیں کیا ہو گیا ہے کیوں میرے پیارے نبی کی بات نہیں سنتے ہو تم؟! جو دین لے کر آیا ہے جو پیغام لے کر آیا ہے کون سی نئی بات ہے اس میں جو تم لوگوں کی کتابوں میں نہیں ہے؟! وہ بھی تو میری کلام تھی یہ بھی میری کلام ہے ہاتھ سے جو تبدیل تم نے خود کیا ہے وہ تم نے خود کیا ہے لیکن اس علم سے بے رخی کیوں؟! مان لو میرے نبی کی بات اسی میں ہی نجات ہے۔ ہٹ دھرمی نہیں مانا۔

ہم نے کیا کیا ہے؟ قرآن مجید ہمارے پاس ہے کوئی گھر نہیں ہے جس میں قرآن نہ ہو یہ سچ بات ہے مسلمانوں کا کوئی گھر نہیں ہے جس میں قرآن نہ ہو بلکہ ایک سے زیادہ نسخے ہوں گے لیکن ان کروڑوں گھروں میں یا کروڑوں لوگوں میں کتنے لوگ ہیں جو قرآن مجید کو پڑھتے ہیں اور پڑھنے کا حق ادا کرتے ہیں!

جانتے ہیں پڑھنے کا حق ادا کیسے کیا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ﴾(ص: 29) قرآن مجید کی بر کت اس کے صرف پڑھنے میں نہیں ہے، قرآن مجید کی برکت اس میں تدبر کرنے میں سمجھنے میں اور غور و فکر کرنے میں ہے تب عمل ممکن ہے، آج ہم قرآن مجید پر عمل نہیں کرتے اس لیے کہ ہم چاہتے نہیں ہیں۔ میں ڈاکٹر بنا ہوں میں چاہتا تھا میں پڑھا ہوں اس لیے آج میں ڈاکٹری پر

عمل بھی کر رہا ہوں نہیں چاہتا ہوتا تو کبھی نہ بن سکتا، قرآن مجید پر ہم عمل نہیں کرنا چاہتے اس لیے ہم پڑھنا بھی نہیں چاہتے غور و فکر نہیں کرتے تدبر نہیں کرتے سمجھتے نہیں ہیں یہ ہمارا مسئلہ ہے،إلّا من رحم الله سبحانه و تعالیٰ۔

احادیث میں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنت نے اس کی وضاحت کی ہے میں کتنی حدیثیں آپ کے سامنے رکھوں ایک حدیث لے لیتے ہیں بس ایک ہی، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ" (جس کے لیے اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے)۔ صحیح بخاری و مسلم متفق علیہ روایت ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ بہتری نہیں چاہتا حدیث کیا کہتی ہے؟ جس کی اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے تو دین کی سمجھ اسے عطا فرما دیتا ہے، جس کی بہتری نہیں چاہتا اسے دنیا جہاں کے سارے علوم دے گا سوائے دین کے علم کے، توفیق نہیں دے گا اسے۔ایک ہی راستہ ہے نجات کا خیر چاہتے ہو دنیا میں آخرت میں، بھلائی چاہتے ہو "يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ"۔

ارے یہ تو علماء کا کام ہے ہم نے کہاں عالم بننا ہے! یہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن جاؤ؟! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ بنیادی علم شریعت کا جو بنیادی علم ہے عقیدے کا علم، توحید کا علم، ایمان کیا ہوتا ہے، توحید کیا ہوتی ہے، توحید کی قسمیں کتنی ہوتی ہیں، کلمہ توحید کا معنی کیا ہے یہ ہم جانتے ہیں؟! کتنے ارکان ہیں، کتنی شروط ہیں کلمہ توحید کی یہ ہم جانتے ہیں؟! مسلمان کا عقیدہ کیا ہوتا ہے یہ اصول میں نے بیان کیے ہیں ، حکمران وقت کی فرمانبرداری بھی عقیدے کے اصول میں سے ہے کتنے مسلمان جانتے ہیں؟ کیا اس کے لیے ہمیں امام نووی رحمہ اللہ بننا پڑے گا جاننے کے لیے؟

میرے بھائی ہر مسلمان پر فرض ہے عقیدے کا علم حاصل کرنا حلال کیا ہے حرام کیا ہے، ہم سب کو پتہ ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ تو پتہ ہے کہ موبائل کے اندر یہ جو اسٹار بنا ہے اس کا معنی کیا ہے ہمارے بچے بھی جانتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں پتہ کہ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ (سورۃالاخلاص:1) کا معنی کیا ہے؟! ہمیں شرم نہیں آتی! صحیح بات ہے ان پڑھ لوگ ہوتے ہیں موبائل کیسے پکڑتے ہیں اور انگلش میں لکھا ہے موبائل سارا انگلش میں ہے بڑا فر فر ہر چیز ان کو آتی ہے ماشاءاللہ بڑے تعجب کی بات ہے بھئی! اچھی بات ہے آنا چاہیے موبائل یوز (use) کرنا ہے لیکن ان پڑھ ہیں ارے یہ سیکھ لیا اگر نہیں سیکھ سکے تو ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ نہیں سیکھ سکے! ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ یہ ہمیں پتہ نہیں ہے اس کا معنی کیا ہے! ضرورت پڑی موبائل استعمال کرنے کی تو ہم نے سیکھا، وہاں پر ضرورت نہیں پڑ رہی ہمیں! ارے امت پوری ذلیل و خوار ہے! ادھر دائیں بائیں دیکھتے ہیں کہ اِس کی وجہ ہے، اُس کی وجہ، ہے اپنے گریبان میں کوئی نہیں جھانکتا، ارے میں بھی تو اس امت کا ایک حصہ ہوں میرا کیا کردار ہے امت میں چلو میں سمجھتا ہوں ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ کیا ہے میں اپنے سے شروع کرتا ہوں۔ شروع تو کریں ناں، لیکن نہیں مشکل ہے وہ نہیں کرتا میں کیسے کروں؟! بس اسی لیے اسی دلدل میں ہم سب غرق ہوتے جا رہے ہیں، وہ شروع کرے گا تو وہ شروع کرے گا، میں کروں گا! میرے بھائی اپنی ذات کا میں جواب دہ ہوں اپنے ربّ کو میں نے جواب دینا ہے، آپ نے اپنے ربّ کو جواب دینا ہے، آپ نے اپنے ربّ کو جواب دینا ہے، میں آپ کا جواب دے نہیں ہوں۔ تو پھر یہ بات کہاں سے آئی کہ جب تک وہ نہیں شروع کرے گا میں نہیں شروع کرتا؟

یہ کون سی بات ہے؟! سبحان اللہ۔

آج ہمارے معاشرے میں الحمد للہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پڑھے لکھے بہت ہیں، ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز ہیں، ایم بی ایز، سی ایز، کوئی بھی فیلڈ دیکھ لیں آپ سب موجود ہیں کمی کس چیز کی ہے پھر؟ جب علم اتنے موجود ہیں ہم پریشان پھر کیوں ہیں؟ بچے لے کر جاتے ہیں ڈاکٹروں کے پاس ڈرتے ہیں پوچھتے ہیں یار کس کے پاس لے کر جائیں؟ یہ کیوں پوچھتے ہو فیس تو دینی ہے سب فیس لیتے ہیں؟! ڈر لگتا ہے کہ الٹی سیدھی داوائی دے دیتے ہیں، مرضی سے کوئی ایکسرے کر دیتے ہیں کوئی ایسے انجکشن لگا دیتے ہیں آج کل تو بزنس بنایا ہوا ہے سب نے!

گاڑی خراب ہوئی، یار کوئی اچھا مکینک جانتے ہیں آپ کس کے پاس لے کر جائیں؟ اُس نے بھی پیسے لینے ہیں اُس نے بھی پیسے لینے ہیں کیوں مشکل کیا ہے؟! ارے ڈر لگتا ہے کوئی وہاں سے چیز نہ نکال لے، ایک دفعہ گاڑی خراب ہوئی ایک کو دکھایا کسی نے کہا یہ پرابلم ہے دوسرے کو اس نے کہا یہ نہیں وہ پرابلم ہے، تیسرے کو دکھایا اس نے کہا یہ پرابلم ہے، وہ سب مکینک ہیں سب الگ الگ بات کر رہے ہیں کس کی مانیں کس کی چھوڑیں! ہم نے اپنے بچوں کو ڈاکٹر بنا دیا ہے، انجینئر بنا دیا ہے، مکینک بنا دیا ہے، ایم بی اے بنا دیا، سی اے بنا دیا لیکن ہم نے اپنے بچوں کو اچھا ڈاکٹر اچھا انجینئر اچھا سی اے، اچھا ایم بی اے نہیں بنایا! دونوں میں فرق کیا ہے؟ ایک کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر بیٹھا ہوا ہے اور دوسرے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے نہیں، یہ فرق ہے۔ یہ ڈر کب پیدا ہو گا؟ جب ہم بچپن سے اپنے بچے کو ڈاکٹر بنانے کی کوشش بھی کریں گے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کے ڈر کا بیج بھی اس کے دل میں بوئیں گے تب جب معاشرے میں آئے گا تو پھر ہم یہ نہیں پوچھیں گے یار کس کے پاس لے کر جائیں؟ پھر یہ بھی ڈاکٹر اچھا ہے وہ بھی اچھا ہے، وہ بھی اچھا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سیدنا ابو بکر صدیق نے ان کو قاضی بنا دیا اب مدینہ کے شہر کے سب سے بڑے قاضی بیٹھے ہیں ایک سال گزر گیا ایک بھی کیس نہیں آیا، جھگڑے کا ایک کیس بھی نہیں ہے کہتے ہیں یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس لیے بیٹھا ہوں مجھے یہ نوکری چاہیے نہیں کیا کروں گا میں ایک جھگڑے کا کیس نہیں آیا!

وہ زمانہ تھا آج بھی زمانہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں ان کورٹ کچہریوں سے دور رکھے محفوظ رکھے خدانخواستہ کسی کو کوئی کام پڑ جائے ناں اس کی آدھی زندگی لگ جاتی ہے ایک کیس کے پیچھے! بیس بیس سال لگ جاتے ہیں! جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ رش اتنا زیادہ ہے آپ کی باری تین مہینے کے بعد آئے گی اتنا رش کورٹ کچہریاں عدالتیں بھری ہوئی ہیں! کیا ہم کافر ملک میں رہتے ہیں کہ ہمارا جھگڑا کافروں کے ساتھ ہے؟! مسلمان بھائی ہیں ہمارے اور عجب بات یہ ہے کہ بھائی کا کیس بھائی کے مخالف ہے، باپ کا بیٹے کے مخالف ہے! سگے بھائی، باپ، بیٹا، یہ آج ہمارا معاشرہ ہے! وہ بھی زمانہ تھا کہتے ہیں میں بیت المال سے کیوں پیسے لے رہا ہوں ایک بھی جھگڑا نہیں ہوا، ایک بھی کیس میرے سامنے نہیں آیا! وہ بہترین زمانہ تھا۔ وجہ کیا تھی؟ اللہ تعالیٰ کا ڈر تھا۔ آج ہمیں ضرورت ہے میرے بھائیو کہ آج اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کے ڈر کا بیج بوئیں آج ضرورت ہے ہمیں، آج ہماری امت کو ضرورت ہے، ہمارے معاشرے کو ضرورت ہے۔ میں کب تک اپنی آنکھیں بند کرتا رہوں گا؟ ارے اس کا بیٹا امریکہ میں پڑھیں میرا بیٹا مدرسے میں پڑھے مسئلہ حل ایسے تو نہیں ہو گا ناں!

ارے میں نے شروع کرنا ہے اپنے بچوں کا میں جواب دے ہوں اس کے بچے کا وہ جواب دہ ہے جہاں پر پڑھائے اپنے بچوں کو اس کی مرضی ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے میں سچ بتاؤں آپ لوگوں کو۔ حالات جتنے بھی بگڑتے ہوئے نظر آ رہے ہیں لیکن وقت آئے گا ان شاءاللہ کہ حالات

بدلیں گے ہم رہیں نہ رہیں اس امت کا غلبہ ہو گا اور وقت آنے والا ہے عنقریب کہ یہ یہودی جن لوگوں نے آج دنیا کو کنٹرول کیا ہوا ہے اپنے ہاتھ میں، امریکہ کو دیکھیں پوری دنیا کو کنٹرول کر رہے ہیں یہ یہودی ہوں گے یہ درختوں کے اور پتھروں کے پیچھے چھپنے کے لیے جگہ ڈھونڈیں گے اللہ کی قسم پتھر بولیں گے اے مومن ! دیکھو میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے مارو! وہ وقت آنے والا ہے ہمارا ایمان ہے اور یہ وعدہ ہے پیارے پیغمبر الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیں اس پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ہم آج مغلوب ہیں تو مغلوب ہی ہمیشہ رہیں گے، ہر گز نہیں! آج ہم مغلوب ہیں ہمارا کردار ہے، ایسے مومن بن کر دکھاؤ کہ پتھر بھی تمہیں کہے اے مومن میرے پیچھے یہودی چھپا ہے۔ آج ہم اس لائق ہیں کہ ہمیں پتھر کہے اے مومن؟! مومن بنناپڑے گا میرے بھائیو! ایمان کو سمجھنا پڑے گا تب پتھر بھی بولیں گے درخت بھی بولیں گے، یہ بھی مدد کریں گے لیکن جب شرک عام ہو اور بدعات عام ہوں تو پتھر تو کیا ہم خود بعض لوگ شرماتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہل حدیث یا ہم سلفی ہیں شرماتے ہیں! کیوں؟ ایمان کی کمزوری ہے۔ اپنے ایمان کو مضبوط رکھو، اپنے ایمان کو تازہ رکھو، ایمان کی تجدید کرو، تقویت الایمان سمجھو کیا ہے، یہ نہ کہو کہ ابھی نماز پڑھ کر آیا ہوں پانچ وقت نماز مسجد میں پڑھتا ہوں میرے جیسا کون ہے! سبحان اللہ۔

جہم بن صفوان بھی نماز پانچ وقت کی پہلی صف میں پڑھتا تھا، عبدالرحمن بن ملجم بھی پہلی صف میں نماز پڑھتا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خوارج کی نمازیں جب دیکھو گے (صحابہ کرام کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہیں) اپنی نماز کو حقارت کی نظر سے دیکھو گے تم۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے کون ہیں نماز پڑھتے ہوئے؟ نماز کہاں سے سیکھی ہے ہم نے؟ صحابہ کرام سے رضی اللہ عنہم سیکھی ہے۔ خوارج کی نماز اتنی مضبوط ہو گی اور اتنی خوبصورت ہو گی کہ صحابہ کرام اپنی نمازوں کو حقارت کی نظر سے دیکھیں گے کہ ارے کیسے نمازی لوگ ہیں یہ!

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب مناظرے کے لیے ان کے پاس گئے ان سے مصافحہ کیا ان کے ہاتھ اتنے سخت تھے سجدے دے دے کر زمین کے اوپر جیسے کے اونٹ کے سنڈ نہیں ہوتے کتنے سخت اس طریقے سے عبادت گزار۔

عبدالرحمن بن ملجم نے کیا کام کیا کون سا اچھا کام کیا؟ اس نماز سے اسے کون سی اچھائی ملی؟ کیونکہ بدعقیدگی تھی تو اس کی نماز نے بھی اس بڑی بدی سے نہیں روکا، بڑی برائی سے نہیں روکا! سیدنا علی کا قاتل ہے عبدالرحمن بن ملجم۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جانتے ہیں کون ہیں کس کے خاوند ہیں؟ فاطمۃ الزھراء سیدۃ نساء اھل الجنۃ، حسن وحسین کے والد سیدا شباب اھل الجنۃ۔ کہتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ میرے اور جنت کے بیچ میں دیوار ہے، جنت میں جا نہیں سکتا میں جب تک یہ دیوار نہیں گراؤں گا میں۔

یہ کون سی جنت ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ان کی شہادت کے بعد مل سکتی ہے؟! یہ اَرحم الراحمین کی جنت ہے اَرحم الراحمین کی جنت یہی ہے کہ اوٗلیاء اللہ کو قتل کر کے؟! سیدنا علی جیسا کون ہے؟! اگر دنیا میں کوئی اولیاء ہیں تو میرا ایمان ہے کہ صحابہ کرام اولیاؤں کے سردار ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اولیاؤں کے سردار ہیں۔

کیا کام آیا؟ کوئی کام نہیں آیا۔ وجہ کیا ہے؟ علم صحیح نہیں تھا اور جانتے ہیں عبدالرحمن ملجم جو ہے یہ کون شخص ہے جانتے ہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مدینہ سے بھیجا لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے مصر کی طرف بھیجا، ماحول کا اثر دیکھا ہے ماحول کا کہ جب مصر میں گیا تو خوارج کے ساتھ دوستی لگ گئی اس کی اور آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچتے گئے، صحابہ نے نصیحت کی کہ خبردار غلط راستہ ہے اسے بار بار نصیحت کی لیکن کسی

کی نصیحت کام نہ آئی! جیسے کے آج کل کے دور میں نصیحت کر کر کے تھک جائیں آپ کہتے ہیں یہ بڑے آگئے ہیں کہ یہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں ہم تو وہی سنیں گے جو ہمارے امام کہتے ہیں۔

اُن کے بھی امام تھے اپنے اماموں کی سنی رزلٹ کیا نکلا؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو قتل اُن کو شہید کیا گیا۔ سیدنا علی کا قاتل جنت میں جائے گا؟ نہیں جائے گا، سبحان اللہ۔

شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عام بلید جو عامی ہیں جو نا سمجھ لوگ ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں اتنے نصوص ہیں قرآن اور سنت میں علم کے تعلق سے ''ثم صار هذا أغرب الأشياء''لیکن یہ سب سے عجیب وغریب چیز ہو گئی ہے کہ عالم کون ہے کس کی ہم سنیں یہ عالم کیسا ہو سکتا ہے جو توحید کی دعوت دیتا ہے؟!

آج اکثر لوگ کیا کہتے ہیں؟ یار یہ وہابی ہیں ان کی بات نہ سنیں۔ کیوں بھئی ان کا قصور کیا ہے؟ یہ کہتے ہیں اللہ تعالی کو پکارو اور کسی اور کو نہ پکارو۔ کیوں کہتے ہو یا غوث میری مدد کرو کہو اللہ میری مدد کر و اس میں کوئی جھگڑنے کی بات ہے؟! کہتے ہیں نہیں یہ وہابی ہیں ان سے بچ کر رہو۔ دعوت کیا ہے؟ گستاخ انبیاء ہیں گستاخ اولیاء ہیں۔ عجب سی بات ہے ابھی ہم کہہ رہے تھے اللہ کو پکارو اور کسی ولی کو نہ پکارو! کہتے ہیں یہی تو گستاخ اؤلیاء ہیں۔ یہ کیوں نہیں کہتے کہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں کہ اللہ کو پکارو! کیا ولی کا یہی حق ہے کہ ولی کو پکارا جائے یہ حق قرآن مجید میں مجھے دکھائیں کہاں پر دیا ہے؟! یہ قرآن مجید آپ کے سامنے ہے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث آپ کے سامنے ہے ایک آیت دکھادو ایک حدیث دکھادو! صحابہ کرام سے کو بڑھ کر کوئی ہے اولیاء ان کو کیوں نہیں پکارا گیا؟ لیکن یہ بات بڑی عجیب وغریب ہو گئی عوام الناس میں!

امام صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں''وصار العلم والفقه هو البدع والضلالات''(علم اور فقہ جو صحیح ہے وہ گمراہی بن گیا، بدعت بن گیا، ضلالت بن گیا)''وخيار ما عندهم''(اور جو سب سے بڑی بات ان کے پاس ہے)''لبس الحق بالباطل!''(ان کے پاس حق تو ہے (آج جو شرک کی بات کرتے ہیں، بدعات کی بات کرتے ہیں، ان کے پاس حق نہیں ہے کیا؟ حق تو ہے) لیکن اس حق کے اندر اپنا باطل شامل کر دیتے ہیں)۔ کیونکہ اگر صرف باطل کی بات کریں تو پھر صرف باطل کی بات کوئی مانے گا نہیں آپ سب جانتے ہیں، صرف باطل کی بات کوئی شخص کرے تو کون اس کی بات مانے گا؟! کوئی نہیں مانے گا کہے گا یار یہ تو کیسی بات کر رہا ہے! کوئی کلین شیو آکر شریعت کی بات کرے کون مانے گا؟! بڑی داڑھی ہو گی ان کی سر پر پگڑی ہو گی ٹخنے سے اوپر شلوار ہو گی اور قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور بیان کریں گے وہ لیکن مفہوم کس کا ہو گا؟ اپنے اماموں کا ہو گا اپنا من پسند ہو گا، یہ بدعت اور گمراہی کے علماء ہیں۔

''وصار العلم الذي فرضه الله على الخلق ومدحه، لا يتفوه به إلا زنديق أو مجنون''(اور جو علم اللہ تعالی نے فرض کیا ہے جس کو جاننا ضروری ہے)۔ اگر کوئی شخص اس کے بارے میں بات کرے تو تمہارا عقیدہ کیا ہونا چاہیے توحید کو سنو، اتباع سنت کو سمجھو، عقیدے کے مسائل کو سمجھو، بعض لوگ کہتے ہیں یار ان کو توحید کے علاوہ کچھ آتا نہیں ہے صرف توحید کی بات کرتے ہیں! یہی تو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فر مارہے ہیں کہ ایسے لوگ آئیں گے جن کو دین کی بنیادی باتیں سننا عجیب وغریب لگے گا! کیوں؟ کیونکہ ان کو علمائے سوء نے گمراہ کر رکھا تھا جو حق اور باطل دونوں کو مکس کرتے ہیں تو وہ تو ہمیشہ ملاوٹ والا پانی پیتے ہیں آج پاک اور صاف پانی پی لیا تو وہ کہتے ہیں یار ٹیسٹ عجیب لگ رہا ہے اس

کا! غور کیا ہے آپ نے؟! یہ سچ بات ہے جو لوگ یعنی دریا کا پانی پیتے ہیں نلکے کا پانی پیتے ہیں جب یہاں پر آتے ہیں ناں سعودی عرب میں اور یہ فلٹر والا پانی پیتے ہیں کہتے ہیں تھوڑا کڑوا ہے۔ سچ ہے کڑوا لگے گا کیونکہ یہ بالکل صاف پانی ہے۔

جب آپ نے بچپن سے ہی ایسی شریعت سیکھی ہے جس میں ملاوٹ ہے حق اور باطل دونوں جب آپ کو پاک چیز دی جاتی ہے تو عجیب تو لگے گا! لیکن اللہ کا شکر ہے ان ہی لوگوں میں سے لوگ آئے ہیں بریلوی تھے، دیوبندی تھے، کوئی رافضی تھے اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے حق کو سمجھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آسانی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی ہے کہ آج وہ صرف خود توحید سنت پر عمل نہیں کرتے بلکہ دعوت بھی دیتے ہیں اس کی طرف۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے ایسے لاکھوں لوگ ہیں واللہ!

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”وصار من أنكره وعاداه وجدَّ في التحذير عنه، والنهي عنه هو الفقيه العالم“ (جو ان کی خلاف ورزی کرتا ہے لوگوں کو ان کے خلاف اکساتا ہے (یہ وہابی ہیں ان سے بچ کے رہو یہ فتنہ چاہتے ہیں، گستاخ انبیاء ہیں گستاخ اولیاء ہیں) یہی لوگوں کے ہاں بڑے عالم اور فقیہی بن چکے ہیں)۔ کتنی باریک بینی کے ساتھ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ بات فرما رہے ہیں!

ہمارے معاشرے میں ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا جو بھی حق بات کرتا ہے بُرا کیوں لگتا ہے؟ اس کی باتیں عجیب وغریب کیوں لگتی ہیں؟ اس لیے کہ ہم نے کبھی سنی نہیں تھیں نہ ہمیں کبھی کسی نے بتائی تھیں بلکہ میں یہ کہوں گا فقیہ اور عالم نہیں بلکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا شیخ الاسلام کا رتبہ دیا جاتا ہے کہ فلاں شیخ الاسلام ہے! اس کی دعوت دیکھیں واللہ اسلام کی بنیادی تعلیم کے مخالف ہے صرف اسلام کی نہیں، فروعی مسائل میں نہیں، بنیاد میں توحید کی اساس میں اختلاف ہے اور بنیادی اختلاف ہے اس کی ضد میں دعوت دیتے ہیں اور لقب ہے شیخ الاسلام کا! إنا لله وإنا إليه راجعون۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو اپنانے کی اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿سُبۡحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ١٨٠ وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلۡمُرۡسَلِينَ ١٨١ وَٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ﴾

وَصَلَّي اللّٰہ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلي نَبِيِّنَامُحَمَّدٍ وَّعَلي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 05: دین کے چھ بنیادی اصول-چوتھا اصول سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio